مدیر کے نام

آسیہ نعمان، لاہور

محترم سیّد منورحسن مرحوم کی یاد میں مدیر ترجمان کا تعزیتی مضمون، مختصر ہونے کے باوجود بہت جامع معلومات پر مشتمل ہے، جس میں تحریک کی قیادت اور تحریک کے کارکنوں کے لیے عمل اور جذبے کا درس موجود ہے۔ اسی طرح پروفیسر خورشید احمد صاحب نے آیا صوفیہ پر بڑا مؤثر مضمون تحریر فرمایا ہے۔

ڈاکٹر ندیم اکرام، راولپنڈی

خان یاسر نے آیا صوفیہ پر بہت جامع، مدلل اور مسکت مضمون تحریر کیا ہے۔ موضوع کا گہرا محاکمہ کر کے موجودہ حالات میں معاملات کو فقہی اعتبار سے جانچنے کے پیمانے معروضی انداز سے بیان کیے ہیں۔ صاحبِ تحریر کا پُرحکمت انداز اور قدیم وجدید مآخذ سے رہنمائی یوں واضح کی ہے: ’’کسی معاشرے کی ذہنی سطح، علمی مزاج، فکری پختگی، نظریاتی اُفق، تنقیدی سوچ، باہمی رواداری اور اخلاقی قوت کو جانچنا مقصود ہو تو اس بات کا مطالعہ کافی ہوگا کہ وہاں مباحث کے موضوع کیا ہیں، اور یہ بحثیں کیسے کی جاتی ہیں؟‘‘ خان یاسر کی تحریر گلشن علم و فضل میں بادِ صبا کا ایک جھونکا ہے۔

غلام نبی بھٹ، سوپور (کشمیر)

کشمیر، اُمت مسلمہ کا رستا ہوا زخم ہے، جسے نہ کوئی توجہ سے دیکھ رہا ہے اور نہ جس پر لوگوں کی قرار واقعی توجہ ہے۔ پاکستان میں محض ایک روز چھٹی اور چند جگہوں پر ہڑتال کر کے کشمیری مظلوموں کے دُکھوں کا مداوا نہیں کیا جاسکتا۔ اگست کے شمارے میں، مسئلہ کشمیر پر پانچ مضامین کی اشاعت ماہنامہ ترجمان القرآن کی مسئلہ کشمیر سے گہری وابستگی اور دردمندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کاش! دوسرے رسائل و جرائد بھی اسی طرح بھولا سبق یاد دلائیں۔ سیّد ظفر صاحب کا مضمون قرآن کے متن کی تاریخی حیثیت پر شان دار دستاویز ہے۔

شکیل احمد، نیو کراچی شمالی

توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قرآن، حدیث اور مذہبی عنوانات یا جماعت کے بنیادی نظریاتی عنوانات پر بہت کم مضامین ترجمان القرآن میں آرہے ہیں۔ اسی طرح عوامی مسائل کے جوابات بھی کئی ماہ سے نہیں آرہے۔ یہ عنوانات جماعت سے وابستہ افراد اور ان کے اہل خانہ کے لیے تربیت کا موجب ہوتے ہیں۔ وہ افراد جو جماعت میں انتظامی امور میں مصروفیت کے باعث کتب کے مطالعے سے قاصر رہتے ہیں، ان کے لیے ترجمان میں اس طرح کے علمی مضامین انتہائی معاون و مددگار رہتے ہیں۔ اس لیے ان کی تعداد بڑھائی جائے۔